سوال

(24) زیور کی زکوٰۃ کے متعلق حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیور کی زکوٰۃ ہر سال ادا کی جائے یا عمر بھر میں ایک ہی دفعہ ادا کی جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زیور سے زکوٰۃ کی ادائیگی کے مسئلہ میں چار مذہب ہیں، ایک یہ کہ زیور سے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے، سلف کی ایک جماعت اسی طرف گئی ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اس مسئلہ میں ایک قول ملتا ہے، دوسرا یہ کہ زیور سے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری نہیں ہے، یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے، تیسرا یہ کہ زیور کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اگر کسی کو کبھی ضرورت پڑے تو اسے عاریۃً دے دیا جائے، اس مسلک کی بنیاد وہ اقوال ہیں جو دار قطنی میں حضرت انس اور حضرت اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہیں، چوتھا یہ کہ زیور سے زکوٰۃ ہے جو بیہقی میں وارد ہے، زیور سے زکوٰۃ کے متعلق اصل بات یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا ہی کی جائے، اور ہر سال ادا کی جائے، عون المعبود شرح ابو داؤد اور تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں اس پر مفصل بحث کی گئی ہے، اور رسول اللہ ﷺ سے متعدد صحیح مرفوع روایات، اقوال و آثار صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کے ارشادات کے حوالے دیئے گئے ہیں، ان میں سے حضرت ام سلمہ، حضرت عائشہ، فاطمہ بنت قیس اور اسماء بنت یزید سے مروی روایات ہیں، کہ ان کو آنحضرت ﷺ نے مختلف اوقات میں مختلف زیور پہنتے ہوئے دیکھا، اور آپ نے ان کو ان سے زکوٰۃ ادا کرنے پر زور دیا۔ اور عدم ادائیگی پر وعید سنائی، اسی طرح زیور کی زکوٰۃ ہر سال ادا کرنی چاہیے، تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں دار قطنی کے حوالہ سے حضرت عبد اللہ بن عمر کے بارے میں لکھا ہے کہ ((انہ کان یکتبُ الیٰ خازن سالم ان یخرج زکوٰۃ علی نسائہ کل ستنبۃ)) ''یعنی انہوں نے اپنے خزانچی سالم کو لکھا کہ وہ ان کی عورتوں کے زیور سے ہر سال زکوٰۃ ادا کیا کریں۔''

خلاصہ کلام یہ ہے کہ زیور سے عدم ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ مروی نہیں ہے بلکہ یہی ثابت ہے کہ زیور سے زکوٰۃ ادا کی جائے۔ (الاعتصام جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۳۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد7ص 93-94

محدث فتویٰ